بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ المصلح

فی پرچہ ۲

یکم شوال ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۵ | ۱۳ ماہ احسان ۱۳۳۲ھش ۱۳ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۶۵

میری دعا ہے کہ عید کا دن بنی نوع انسان کے لئے امن و خوشحالی کے ایک نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہو

عید کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کا پیغام

"میری دعا ہے۔ کہ عید کا یہ مبارک دن نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے واسطے امن اور خوشحالی کے دور کا پیش خیمہ ثابت ہو۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج ریڈیو پاکستان سے عید کے موقع پر اپنے نشر شدہ پیغام میں کہے۔

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر قوم کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آج مسلمانوں کے لئے عبادت۔ ضبط نفس اور پاکیزگی کا مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ آج کا یہ پرمسرت دن جذبۂ امن۔ تحمل اور تمام بنی نوع انسان کے لئے خیر خواہی کا نشان ہے۔ اصل خوشی اپنے فرائض کی صحیح ادائیگی میں ہے۔ آج کے دن ہمیں اپنے آپ کو اپنے محبوب وطن کی خدمت کے لئے از سر نو تیار کرنا چاہیئے۔ اور قائد اعظم کے فرمان کے مطابق "یقین۔ اتحاد۔ اور تنظیم" توکل علی اللہ اور اپنے ملک اور عوام کی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے ایک متحد اور منظم قوم کی طرح ترقی کی راہوں پر گامزن ہونا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے وہ دین کے معاملہ میں جبر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا

برداشت اور رواداری کے اسلامی اخلاق اختیار کیجئے۔ عید کے موقعہ پر گورنر جنرل کا قوم کو پیغام

کراچی ۱۲ ارجون۔ قوم کے نام عید کے پیغام میں گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے عدم رواداری۔ تعصب اور بغض وعناد کو اپنے دلوں سے دور کرنے اور برداشت اور رواداری کے اسلامی اخلاق کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ انہی اخلاق کو اختیار کرنے سے ہماری عید حقیقی عید کہلائی جا سکتی ہے۔ ذیل میں ہز ایکسیلنسی کے پیغام کا متن درج کیا جاتا ہے:۔

"عید الفطر کے مبارک موقعہ پر میں تمام پاکستانیوں کو اور خصوصاً مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ عید کا چاند پاکستانیوں کی انفرادی اور قومی زندگی کے لئے ایک شاندار مستقبل کی نوید ثابت ہو۔

روزے کے روحانی فوائد

رمضان المبارک کے روزے جو اب ختم ہو چکے ہیں۔ اپنے ساتھ کچھ اخلاقی اور روحانی ذمہ داریاں لاتے ہیں۔ جو ہر مسلمان کو بجا لانا ضروری ہوتی ہیں۔ نظم وضبط۔ تنظیم۔ قربانی اور دل کی صفائی وہ چیزیں ہیں۔ جن کے بغیر روزہ روزہ نہیں ہوتا۔ فاقہ کشی ہوتی ہے۔ آج جب ہم پاکستانی جھنڈے کے نیچے اپنی ساتویں عید الفطر منا رہے ہیں۔ ان صفات کو اختیار کرنے کی پہلے سے بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اقوال۔ خیالات اور کاموں میں نظم وضبط اور ہم آہنگی اختیار کرنا نہ صرف ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔ بلکہ ہم جیسی نوزائیدہ قوم کی زندگی کا دارو مدار ہی اسی امر پر ہے۔ عید کی اس مبارک تقریب پر میں اپنے پاکستانی بھائیوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اس امر پر غور فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ انہوں نے قومی زندگی میں اس نظم وضبط کو کیا درجہ دے رکھا ہے۔ اگر ایک قوم کے افراد میں اقوال کے نظم وضبط اور ہم آہنگی کی کمی ہو۔ اور سنجیدہ اور متین تقریر و تحریر کی بجائے غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیز تقریریں اور فتنہ پھیلانے والے نعرے راہ پا جائیں تو یہ قوم کی مفید اور صحت مند راہنمائی کی بجائے اسے گمراہی کے مہیب غار کی طرف لے جائیں گے۔

خیالات میں ابتری

یہی بات خیالات کے نظم وضبط کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ خیالات کی آزادی جمہوریت کا اولین اصول ہے۔ لیکن جب یہ آزادی اپنی حدود سے گزر جاتی ہے۔ تب یہ روبہ زوال ہو کر خیالات کی ابتری کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور جب وہ لوگ جو قوم کی ذہنی حالت کو سدھارنے اور اس کی راہنمائی کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ خود باتوں کو توڑ مروڑ کر جھوٹی سچی بیان کرنے خود ساختہ نتیجے نکالنے اور اپنی خواہشات کو بروئے کار لانے کے لئے قومی مفادات کو استعمال کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے مفکر بھی قوم کے بدترین دشمن بن جاتے ہیں۔ جو اپنی تنگ نظری اور تنگ خیالی کی وجہ سے قومی بنیادوں کو جڑ سے اکھیڑ دیتے ہیں۔ کاموں میں نظم وضبط اور ہم آہنگی بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ غلط اقوال اور غیر متوازن ذہن کی وجہ سے بعض اوقات ہم ایسی نازیبا حرکات کر بیٹھتے ہیں۔ جو ایک آزاد مملکت کے باشندوں کے شایان شان نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ ہم پاکستانی مختلف الخیال غیر ذمہ دار لوگوں کا مجموعہ نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ایسی قوم ہیں۔ جو ایک نصب العین کی وجہ سے مجتمع ہے۔ اور قوموں کی برادری میں اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اگر ہم صرف یہی خیال اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ تو یہ ہمیں ایسی نازیبا حرکات سے باز رکھ سکتا ہے۔ جو قوموں کی برادری میں پاکستان کی بدنامی اور ذلت کا باعث ہوں۔

قربانی کی آزمائش

روزہ کی ایک خصوصیت جس کی ہماری قومی زندگی میں اشد ضرورت ہے۔ وہ قربانی کی روح ہے۔ اپنی قومی زندگی کے ابتدائی دور میں ہمارے عوام کو بڑی سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ ہمارے جذبۂ قربانی کی آزمائش تھی۔ جس میں ہم خدا کے فضل سے کامیاب نکلے۔ اگر

(باقی صفحہ ۸ پر)

میں جنیوا میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو سے ملاقات کروں گا

جنیوا پہنچ کر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا بیان

جنیوا ۱۲ ارجون۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں جو کل کراچی سے روانہ ہوئے تھے۔ آج جنیوا پہنچ گئے۔ اخبار نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ میں جنیوا میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کروں گا۔ جو دو تین روز میں یہاں پہنچنے والے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو سے بھی ملوں گا۔ پنڈت نہرو ۱۶ ارجون کو یہاں پہنچیں گے۔ اور یورپ میں مقیم ہندوستانی سفیروں سے بعض ضروری امور کے بارے میں صلاح و مشورہ کریں گے۔

مسٹر شجاعت علی حسنی روم روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۱۲ ارجون۔ وزارت خوراک اور زراعت کے سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی اقوام متحدہ کی خوراک اور زراعت کی انجمن کی کونسل کے ساتویں اجلاس میں جو روم میں ۱۵ ارجون سے شروع ہو رہا ہے۔ حکومت پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ مسٹر جی عزیز احمد تجارتی سکرٹری اور مسٹر زیڈ ایم فاروقی روم میں پاکستانی لیگیشن کے تیسرے سکرٹری پاکستانی وفد کے دو متبادل ممبر ہوں گے۔ کونسل کے ایجنڈے میں خاص پاکستان سے تعلق رکھنے والے بعض امور بھی شامل ہیں۔ دوسرے امور جن پر کونسل میں غور کیا جائیگا۔ ان میں سے ایک خوراک کی کمی اور قحط کی حالتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہنگامی طور پر غذائی اجناس کا ذخیرہ رکھنے کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ مسٹر شجاعت علی حسنی ۱۴ ارجون کو روم روانہ ہو جائیں گے۔

تعطیل

بوجہ عید الفطر مورخہ ۱۴/۶/۵۳ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ (۱۵/۶/۵۳) کو حسب معمول تعطیل ہوگی۔ اس لئے اس کے بعد ۱۶/۶/۵۳ کی صبح کو ۶۶/ جلد ۵ شائع ہوگا۔ احباب کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر)

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۳ء

درۂ دانیال

نہر سویز کے علاقہ کی طرح درۂ دانیال کا علاقہ بھی بڑی فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ روس شروع ہی سے کوشش کرتا رہا ہے۔ کہ کسی طرح اس کو درۂ دانیال پر فوجی اثر حاصل ہو جائے۔ اور وہ اسے اپنا حق سمجھتا چلا آیا ہے۔ پچھلی دونوں عالمگیر جنگوں میں درہ دانیال نہائت اہم فوجی کارروائی کا علاقہ رہا ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ میں جب ترکی اتحادیوں کے خلاف جنگ میں شامل تھا۔ تو درۂ دانیال ہی پر برطانیہ اور اسکے ساتھیوں کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی تھی۔ اور اگرچہ برطانیہ اور اسکے ساتھی ترکی سلطنت کو پارہ پارہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر درۂ دانیال پران کی شکست فاش نے ترکی کو بالکل ملیامیٹ ہونے سے بچا لیا۔

الغرض روس کو ہمیشہ درۂ دانیال پر اپنا اثر جمانے کی فکر دامنگیر رہی ہے اور ہمیشہ برطانیہ اور روس کی پالیسیوں کا مرکزی نقطہ بنا رہا ہے۔ ۱۹۴۵ء میں روس نے کھلم کھلا آبنائے فاسفورس اور درۂ دانیال کے فوجی اڈوں پر اپنا حق جتایا تھا۔

پیرس کی ایک حالیہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ روس نے ترکی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اس نے ترکی کے علاقہ اور درۂ دانیال پر فوجی قبضہ کے اپنے دعاوی کو ترک کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس نوٹ کو روس کی طرف سے بظاہر ایک "امن کے قیام کی پیشکش" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ معتبر ذرائع سے یو۔ پی۔ اے خبر رساں ایجنسی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مراسلہ میں یہ چار باتیں بیان کی گئی ہیں یعنی سویٹ حکومت نے

(۱) کرس اور ادہان کے علاقوں سے اپنے دعاوی ترک کر دیئے ہیں۔

(۲) اپنے تمام پہلے مطالبات کہ ترکی روس کو درۂ دانیال پر اپنے فوجی مرکز بنانے دے چھوڑ دیئے ہیں۔

(۳) سویٹ حکومت جہازوں کے راستہ کے متعلق جس کی اس نے ہمیشہ مخالفت کی ہے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔

(۴) روس ترکی کے ساتھ خوشگوار تعلقات جو اب تک ناگوار چلے آئے ہیں قائم کرنے کا خیر مقدم کرے گا۔

اس ضمن میں یہ رپورٹیں بھی ملی ہیں کہ روس نے ترکی کو اپنے سردار آباد بند کے پار روس سے پاور حاصل کرنے کی اجازت بھی دے دی ہے۔ جو ترکی کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اور دونوں کے درمیان چار لاکھ ڈالر کے خرچ کا سودا بھی طے پا گیا ہے

بظاہر یہ باتیں نہائت اچھی ہیں۔ مگر بعض سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ روس نے یہ چال اس لئے چلی ہے کہ ترکی کو شمالی اوقیانوس کی دفاعی تنظیم میں شریک ملکوں کے ادارے سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ اس طرح روس بلقان کے معاہدہ کو ابتداء میں ہی ختم کر دینا چاہتا ہے۔

ترکی کابینہ نے اس مراسلہ پر غور وخوض کیا ہے۔ اور وہ اس بارے میں مغربی طاقتوں سے بھی مشورہ لے رہی ہے۔

ترکی کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ نہ تو روسی بلاک اور نہ امریکی بلاک اس کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ اس لئے امریکہ شروع ہی سے ترکی پر اپنا اثر قائم رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور جنگ کے دوران اور اس کے اختتام کے بعد سے وہ اس کو اپنے دفاع کا ایک مضبوط قلعہ بنانے میں مصروف رہا ہے۔ اس لئے یہ قرین قیاس ہے۔ کہ روس نے یہ روادارانہ مراسلہ امریکی اثر کو زائل کرنے کے لئے بھیجا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ترکی کو دونوں کی باہمی رقابت سے فائدہ پہونچے۔ اور وہ اپنی پوزیشن زیادہ سے زیادہ مضبوط کرتا چلا جائے۔ اسے اپنی جغرافیائی پوزیشن سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کبھی آئندہ جنگ میں دوسری عالمگیر جنگ کی طرح غیر جانبدار رہتے ہوئے دونوں طرف کے حملوں سے محفوظ ہو جائے۔ اگر ترکی چاہے تو اس طرح مشرق وسطی کے ممالک کو بھی بڑا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ وہ ان ممالک سے بھی اپنے دوستانہ تعلقات زیادہ سے زیادہ استوار بنیاد پر قائم کرے۔

بلوچستانی ریاستیں

بلوچستان سٹیٹس یونین کے وزیر اعظم آغا عبد الحمید نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے سال ۵۳-۵۴ء کے لئے سٹیٹس یونین کی ترقیات کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ اور بجٹ کے لئے تیس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ سال مرکز ۱/۲ ۲ کروڑ روپیہ مزید ترقیاتی سکیموں کی تکمیل اور نئی سکیموں کے آغاز کے لئے مہیا کرے گا۔

آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ پاکستان ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ فائننس کارپوریشن نے دو لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ ۶ ٹریکٹر خریدنے کے لئے دیا ہے۔ جس سے کچھی کی اراضی کو قابل زراعت بنایا جائے گا۔ "زیادہ اناج اگاؤ" کی سکیم کے ماتحت دو لاکھ اور ۱/۲ ۱ لاکھ کے درمیان کی امداد کی بھی امید ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ دو لاکھ ستر ہزار روپیہ لاس بیلہ اور مکران کی اقتصادی ترقی کے لئے بھی حکومت پاکستان دے رہی ہے۔ اور اتنا ہی روپیہ اسی غرض کے لئے قلات اور کھاران کے لئے بھی حکومت نے منظور کیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ چالیس لاکھ روپیہ اس سال قلات اور کراچی کے درمیان پکی سڑک بنانے پر صرف کیا جائیگا۔ اگرچہ مکمل سڑک کے لئے دو کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ دریائے بولان پر بند باندھنے کے لئے ستائیس لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس طرح بعض چھوٹی چھوٹی سکیموں پر ۳۰ لاکھ مزید خرچ اٹھے گا۔

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان بلوچستانی ریاستوں کی ترقی کی طرف خاص توجہ دینا چاہتی ہے۔ اور حق بھی یہ ہے۔ کہ اس پسماندہ علاقہ کی طرف حکومت کو زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ اگر اس علاقہ کو جلد از جلد پاکستان کے دوسرے ترقی یافتہ علاقوں کا ہمسر بنا دیا جائے۔ تو یقیناً اس سے تمام ملک وقوم کو تقویت پہنچے گی۔ ملک وہی ترقی یافتہ ہو سکتا ہے۔ جس کے اندر کوئی پسماندہ علاقہ نہ رہے۔ اور تمام ملک ایک توازن کے ساتھ ترقی کرے۔

ابتداء سال اور چندہ جلسہ سالانہ

یہ عموماً دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف شروع سال میں پوری توجہ نہیں دی جاتی۔ انعقاد جلسہ سے کچھ عرصہ قبل اس چندہ کی وصولی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔ اور جن احباب کا چندہ وصول نہیں ہوتا۔ ان میں سے بہت کم احباب کا بقایا اختتام جلسہ کے بعد وصول کیا جاتا ہے۔ یہ طریق غلط ہے۔ اور حد درجہ نقصان دہ۔ متعلقہ عہدیدار مطلع رہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کی شرح سال بھر میں ایک ماہ کی آمد پر دس فی صدی مقرر ہے۔ اس شرح کے مطابق وصولی یکمشت یا بالاقساط شروع سال ہی سے کی جاوے۔ اور جن احباب کے ذمہ سابقہ بقایا ہے۔ ان سے سال رواں کے چندہ کے علاوہ وہ بقایا بھی وصول کیا جائے۔ اس چندہ کی طرف اگر کما حقہ، توجہ دی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جلسہ کے اخراجات سے بھی زیادہ یہ چندہ وصول نہ ہو جائے۔

(ناظر بیت المال)

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ۔

"ان کی مجالس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں"

"کتنے نماز باترجمہ جانتے ہیں"

"کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے"

"کتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں"

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۲)

صفاتِ الٰہیہ کے ہر وقت اور ہر زمانہ میں جاری رہنے اور اسلام میں زندہ آسمانی نشانوں کے سلسلہ کے قیام کی حقیقت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کا اہم فرض ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کا زندہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اس نمونہ کے کئی پہلو ہیں۔ ہم اختصار کے ساتھ بعض کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کریں گے

سب سے پہلے اس وسوسہ کا ازالہ ضروری ہے کہ آج اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے انسان زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی نہیں کرسکتا۔ مغرب میں تعلیم یافتہ یا مغربی معاشرت کا دلدادہ یا مغربی فلسفہ کا گرویدہ طبقہ تو یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ نعوذ باللہ نماز تضیع اوقات ہے۔ اور وہ توہم پرستی کے زمانہ کے تاوانوں اور جرمانوں کا بقیہ ہے۔ حج تضیع اموال اور تشیع امراض کا موجب ہے۔ البتہ یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ یہ طبقہ اشتراکیت کے اصولوں سے متاثر ہو کر دبی زبان سے اتنا تسلیم کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کہ اگر زکوٰۃ کی وصولی کا مناسب انتظام حکومت کی طرف سے کیا جائے۔ اور اسے صحیح مصرف میں لایا جائے۔ تو اسلامی احکام میں سے فقط زکوٰۃ کا حکم اس زمانہ میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت کی اصلاح میں ممد ہو سکتا ہے۔

اس لئے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہوا کہ اول تو جماعت کی طرف سے ان احکام کی متعلقہ تعلیم کی حکمت کو واضح کیا جائے تا ان احکامات اور ہدایات کی حکمت آشکار ہو کر دلوں کی تسلی اور ذہنوں کے اطمینان اور شفاءٌ لما فی الصدور کا موجب بنے۔ اور جب یہ تسلی اور اطمینان اور شفا حاصل ہو جائے تو مسلمانوں کے دلوں اور ذہنوں اور سینوں میں ان احکامات اور ہدایات کو شعار زندگی بنانے کا جوش اور ولولہ پیدا ہو۔ اور وہ اپنے دماغوں کی گہرائیوں اور بلندیوں میں اسلامی تعلیم کے متعلق یہ حقیقی فخر محسوس کرنے لگیں کہ اس میں حیات انسانی کے تمام قضیوں اور معموں اور الجھنوں کا حل بدرجہ احسن موجود ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان تازہ اور زندہ ہوں۔ اور ان کے قدم محکم اور استوار ہوں۔

دوسرے جماعت کا یہ فرض ہے کہ ان احکامات اور ہدایات کا عملی نمونہ اس زمانہ میں دنیا کے سامنے پیش کرے۔ مثلاً وہ جو نماز کو تضیع اوقات شمار کرتے ہیں وہ مشاہدہ کریں کہ علاوہ تعلق باللہ کو مضبوط کرنے اور روحانیت کو ایک نئی زندگی بخشنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کا سلسلہ قائم کرنے اور اخلاق کو سنوارنے اور استوار کرنے کے نماز ذہن کو جلا بخشتی ہے۔ فکر کو تیز کرتی اور پاکیزہ بناتی ہے۔ نظام کی اطاعت سکھاتی ہے سستیوں اور غفلتوں کا ازالہ کرتی ہے۔ آرام طلبی سے نجات دیتی ہے۔ وقت کی پابندی سکھاتی اور اس کی قدر و قیمت واضح کرتی ہے۔ انسانی مساوات کا عملی سبق دیتی ہے۔ تمدنی اور معاشرتی اور قومی فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس پیدا کر کے ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور اسلامی سوسائٹی کے تمام طبقوں میں یک جہتی اور یگانگت اور تعاون کی روح کو فروغ دیتی ہے۔

ایسے ہی جماعت کے ذمہ یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ عملی طور پر یہ نمونہ قائم کرے کہ وہ جو احکام رمضان کو ایک فرسودہ قسم کا تاوان جرمانہ یا کفارہ گمان کرتے ہیں۔ وہ رمضان کے احکام کی تعمیل کے نتائج کو مشاہدہ کر سکیں جماعت احمدیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ ان احکام کی تعمیل اس پابندی کے ساتھ کرے۔ اور ان احکام کے جسمانی اخلاقی اور روحانی پہلو کو ایسے اہتمام شوق انہماک اور انابت کے ساتھ پورا کرے۔ کہ ان احکام پر ہنسی کرنے والوں اور ان کے فوائد کے متعلق شک کرنے والوں کو تسلیم کرنا پڑے۔ کہ رمضان کے احکام کی کما حقہ بجا آوری ایک مومن کو صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کے منازل جلد جلد طے کرا دیتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ تخلقوا باخلاق اللہ کی زندہ مثال بن جاتا ہے۔ یہی مراد رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو مختلف عبادات بجا لاتا ہے۔ ان کے مختلف اجر ہیں۔ لیکن روزے کا اجر میں خود ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ روزہ ایک نہایت اعلےٰ قسم کی عبادت ہے۔ رمضان کے مہینہ میں ایک مومن محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر روزہ کے اوقات میں کھانا پینا اور قیام نسل کے تعلقات ترک کر دیتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عہد باندھتا ہے۔ کہ وہ محبوب حقیقی کی رضاجوئی کی خاطر اپنی زندگی کے قیام کے اسباب اور قیام نسل کے ذرائع کو بھی جب ضرورت آپڑے ترک کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ اور تیار ہے۔ اور متواتر مہینہ بھر تک اس عہد کو اپنی بقیہ زندگی پر ایک شہادت کے طور پر نبھاتا ہے۔ اس مہینہ کے دوران میں اس کی توجہ کا مرکز تمام تر اللہ تعالیٰ اور اس کی رضاجوئی ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ عامۃ المسلمین نے اس نہایت اعلےٰ عبادت کو بھی محض ایک رسم بنا لیا ہے۔ اور رمضان بجائے عبادت۔ ریاضت اور ضبط نفس اور توجہ الی اللہ اور ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز کا ایک مخصوص زمانہ ہونے کے۔ نیند اور سستی اور غفلت اور افطاری اور عشائیہ اور سحری کے خاص اہتمام اور پُرشکمی اور سوء ہضم اور فربہیٔ نفس و بدن کا زمانہ بن گیا ہے۔ اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ خاص اہتمام اس بات کا کرے کہ جماعت کے ہر فرد پر رمضان کے احکام اور ان کی حقیقت اور حکمت واضح ہو۔ اور اس ممتاز عبادت کو جو حصول قرب الٰہی کا ایک نہایت قابل قدر ذریعہ ہے پوری توجہ اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے تاکہ اس مہینہ کی حاصل کی ہوئی جسمانی اخلاقی اور روحانی تربیت سال کے باقی حصہ کے لئے مثال اور مشق کا کام دے۔ نمازوں کی پابندی اور انہیں سنوار کر اور وقار کے ساتھ ادا کرنے کا التزام کیا جائے۔ نمازوں میں اور نوافل کے ذریعہ صلوٰۃ اور درود کی کثرت اور ورد کے ساتھ اور ذکر الٰہی کے استمرار اور قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مطالب پر غور اور صفات الٰہیہ کے مطالعہ کے ذریعہ اس مبارک مہینہ کو حصول قرب الٰہی کے لئے آسان اور جلد طے ہونے والا زینہ بنایا جائے :

واضح رہے کہ جو جماعت اس طور پر رمضان کے احکام کی بجا آوری کرے گی اور ان کا نمونہ قائم کرے گی۔ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر ایک انقلاب آجائے گا۔ اور وہ اس زمانہ میں اسلام کی تعلیم کا ایک ممتاز نمونہ ہوگی۔ اے عزیز و اللہ تعالیٰ نے آسمان پر یہ فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ اگر دنیا اس کے قوانین سے منحرف ہوتی چلی جائے گی۔ اور اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کے صحیح مصرف اور شکر ان کی طرف عود نہیں کرے گی۔ تو پھر اس کا دوسرا قانون اور وعید لئن کفرتم ان عذابی لشدید اپنے جلال میں ظاہر ہوگا۔ سوچو تم نے جو ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔ کہ تم اس زمانہ میں دوسری جماعتوں اور دوسری قوموں پر بطور شہید کے ہو۔ اپنا نیک اور مکمل نمونہ قائم کر کے اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی طرف دوڑو۔ تا تم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث قرار پاؤ۔ (باقی)

آج ہفتہ کا دن ہے پہلا سودا خدا تعالیٰ کے نام پر کریں۔ اور اس کا منافعہ مساجد بیرون کی تحریک میں ادا کریں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امیّت

امی و در علم و حکمت بے نظیر ❊ زیں چہ باشد حجّتے روشن ترے

(المسیح الموعود)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امیّت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امی ہونا کوئی ایسا امر نہیں۔ جس پر تاریخی شواہد پیش کرنے کی ضرورت ہو۔ مگر بعض غیر مسلم جب قرآن کریم کے متعلق یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس کی تعلیمات کتب سابقہ سے ماخوذ ہیں۔ تو وہ چونکہ دبے الفاظ میں یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ اور وہ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں ایک دو باتیں بھی پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امیّت کے خلاف جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر کر کے ان دلائل کا بودا پن ظاہر کیا جائے۔

پہلی دلیل

پہلی دلیل جو اس ضمن میں پیش کی جاتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مسلمانوں اور کفار کے مابین ایک عہد نامہ مرتب ہوا۔ اور اس کی پیشانی پر لکھا گیا۔ کہ عہد نامہ مابین محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو تو سہیل نے "رسول اللہ" کے الفاظ پر اعتراض کیا۔ اور کہا کہ اگر قریش محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو رسول اللہ تسلیم کرتے۔ تو مخالفت کیوں کرتے۔ وہ تو آپ کو اللہ کا رسول تسلیم نہیں کرتے۔ پس عہد نامہ سے رسول اللہ کے الفاظ کاٹ دیئے جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو یہ عہد نامہ لکھنے پر مقرر تھے۔ فرمایا۔ کہ یہ الفاظ کاٹ دو۔ اور اس کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھ دیا جائے۔ مگر حضرت علیؓ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں یہ الفاظ اپنے ہاتھ سے کاٹوں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا پھر مجھے دکھاؤ کہاں وہ الفاظ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ مقام دکھایا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان الفاظ پر لکیر کھینچ دی۔ اور ان کی بجائے محمد بن عبد اللہ کے الفاظ لکھ دیئے۔ عیسائی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ ان پڑھ تھے۔ اس واقعہ کو دیکھتے ہوئے کیونکر صحیح مانا جا سکتا ہے۔

دوسری دلیل

دوسرا استدلال وہ اس واقعہ سے کرتے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے وقت رونما ہوا۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیماری لمبی ہو گئی۔ اور آپ کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ یہ مرض الموت ہے۔ تو آپ نے ایک دن حاضر الوقت صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ کہ میرے پاس قلم دوات لاؤ۔ میں تمہیں کوئی ایسی بات لکھ دوں۔ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس وقت تکلیف زیادہ تھی۔ اس لئے صحابہ رضؓ میں اختلاف ہو گیا۔ بعض کہتے کہ اس وقت قلم دوات لانا مناسب نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تکلیف بڑھ جائیگی۔ اور بعض کہتے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قلم دوات لانے کا حکم دیا ہے۔ تو ہمیں اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ ہمیں کتاب اللہ کافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور ہدایت کی ضرورت نہیں۔ چونکہ یہ شور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوا۔ اور آپؐ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر یہ اندازہ بھی لگا لیا۔ کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ جلیل القدر صحابہ رضؓ پہلے ہی سمجھے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نے دوبارہ قلم دوات لانے کا ارشاد نہ فرمایا۔ اور ہدایت کی کہ لوگ میرے پاس سے چلے جائیں۔ کیونکہ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے بھی یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امی نہیں تھے۔ کیونکہ اگر آپ امی ہوتے۔ تو قلم دوات کیوں منگاتے۔ اور کیوں فرماتے۔ کہ آؤ میں کوئی ایسی بات تمہیں لکھ دوں۔ جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔

حروف شناسی کا ملکہ

ان دو واقعات میں سے پہلے واقعہ کے متعلق تو یہ عرض ہے۔ کہ باوجود اس واقعہ کی صحت کو تسلیم کرنے کے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھے لکھے تھے۔ بلکہ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایک لمبے عرصہ تک معاہدات اپنے سامنے لکھوانے اور تحریرات کے بار بار آنکھوں کے سامنے آنے کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حروف شناسی ہو گئی تھی۔ اور حروف شناسی امر دیگر ہے۔ اور تعلیم میں مزاولت امر دیگر۔ یعنی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ جس تحریر کو بھی پڑھنا چاہتے۔ بلا تکلف پڑھ سکتے۔ یا جو کچھ لکھنا چاہتے۔ بلا روک ٹوک لکھ سکتے۔ بلکہ اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کو ایک لمبا عرصہ کے بعد کچھ حروف شناسی ہو گئی تھی۔ اور آپ اپنا نام بھی لکھ سکتے تھے۔ اس سے زیادہ نہ آپ لکھ سکتے تھے۔ اور نہ پڑھ سکتے تھے۔ لیکن زیر بحث مسئلہ میں سوال حروف شناسی کا نہیں۔ بلکہ ایسی تعلیم کا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بزعم مخالفین آپ نے تورات بھی پڑھ لی۔ اناجیل بھی پڑھ لیں۔ طالمود بھی پڑھ لی۔ صحف انبیاءؑ بھی پڑھ لئے۔ اسی طرح لاطینی۔ سریانی اور عبرانی وغیرہ بیسیوں زبانیں ازبر کر لیں۔ اور پھر ان زبانوں میں شائع شدہ کتابوں کو پڑھا اور سمجھا اور قرآن کریم جیسی کتاب ان سے اخذ کر کے نکال۔ غرض دعوے تو اتنا بڑا کیا جاتا ہے۔ مگر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ۔ آپ نے حضرت علیؓ سے دریافت کر کے اپنے نام پر لکیر پھیر دی۔ اور محمد بن عبد اللہ یا صرف ابن عبد اللہ لکھ دیا۔ کیا جو شخص اپنا نام لکھ سکے وہ مروجہ علوم سے بھی آشنا ہوتا ہے۔ یا جس زبان میں وہ اپنا نام لکھنا جانتا ہو۔ اس زبان کی کتابوں کو بھی پڑھ سکتا ہے۔ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے کہ اپنے دستخط وہ لوگ بھی کر سکتے ہیں جو الجد سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے سے سیکھ لیتے ہیں۔ کہ نام کس طرح لکھنا چاہیئے۔ اور لکیر کی طرح گھیرے اور دندانے ڈال لیتے ہیں۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محض نام لکھ لینے سے جس سے صرف آپ کی حروف شناسی کے ملکہ کا پتہ چلتا ہے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ نے واقعہ میں تعلیم حاصل کی یا آپ واقعہ میں روانی کے ساتھ لکھ پڑھ سکتے تھے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ آپ کے اندر اس قسم کی حروف شناسی کا ملکہ پیدا ہو جانا کوئی بعید از عقل امر نہیں۔ یہ واقعہ زمانہ نبوت کا ہے اور زمانہ نبوت میں بکثرت مراسلات و معاہدات آپ کے سامنے تیار ہوتے تھے۔ آپ کی نظروں کے سامنے سے گذرا کرتے تھے۔ یہ وجہ ہے کہ آپ کو حروف شناسی ہو گئی۔ مگر اس سے زیادہ کوئی دعویٰ کرنا ایسی بات ہے جسے تاریخ تسلیم نہیں کرتی۔

تاریخی قرائن

مذکورۃ الصدر واقعہ کے بھی بعض پہلو ایسے ہیں۔ جو صریحاً بتاتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محض حروف شناسی ہوئی تھی۔ چنانچہ پہلا قرینہ اس امر پر یہ ہے کہ صحیح مسلم میں جہاں اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے وہاں یہ ذکر آتا ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں "رسول اللہ" کا لفظ نہیں مٹاؤں گا تو رسول کریمؐ نے فرمایا ارنی مکانھا۔ مجھے دکھاؤ۔ کہ کہاں رسول اللہ کا لفظ ہے۔ فاراہ مکانھا فمحاھا وکتب ابن عبد اللہ (مسلم جلد ۲ کتاب الجہاد والسیر باب صلح الحدیبیہ) جب حضرت علیؓ نے وہ جگہ بتلائی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اتنے حصہ کو مٹا دیا۔ اور اس کی جگہ ابن عبد اللہ لکھ دیا۔ اب اگر یہ درست ہو۔ کہ آپ بخوبی لکھ پڑھ سکتے تھے۔ تو آپ کو یہ کہنے کی ضرورت کیا تھی۔ کہ ارنی مکانھا مجھے دکھاؤ کہ کہاں وہ لفظ ہیں۔ آپ کا یہ الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالنا بالصراحت اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ آپ خود یہ معلوم نہیں کر سکتے تھے۔ کہ کہاں کونسا جملہ لکھا ہوا ہے۔ ورنہ حضرت علیؓ کو ارنی مکانھا کہنے کا کوئی مطلب ہی نہیں تھا۔ تاریخ الخمیس جلد ۲ صـ۲۳ میں بھی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارینہ فاراہ ایاہ کے الفاظ آتے ہیں۔ جو اسی مفہوم کے حامل ہیں۔ جس مفہوم کو مسلم کی حدیث نے واضح کیا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری عمر میں حروف شناسی ضرور ہو گئی تھی۔ مگر جس طرح کوئی پڑھا لکھا شخص لکھتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہرگز نہیں لکھ سکتے تھے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ اپنا نام لکھنا کوئی ایسی بات نہیں۔ جسے آپ کی امیت کے خلاف پیش کیا جا سکے۔ کئی لوگ باوجود تعلیم سے ناآشنا ہونے کے نام لکھنا جانتے ہیں۔ بلکہ بعض تو انگریزی میں بھی اپنا نام لکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ انگریزی کا وہ ایک حرف بھی نہیں جانتے۔

پھر اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے طبری میں آتا ہے۔ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس یحسن یکتب

ایک مخلص خاتون کا انتقال

میری تائی صاحبہ یعنی والدہ صاحبہ چوہدری محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ انجینئر و اہلیہ صاحبہ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب رضی اوجلوی مورخہ ۳۰ مئی بروز ہفتہ بوقت ایک بجے دوپہر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمام راولپنڈی اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم میت لیکر اسی شام عازم ربوہ ہو گئے۔ اور ساری رات ۹ بجے چل کر صبح چھ بجے ۳۱/۵/۵۳ کو ربوہ پہنچی۔ ۸½ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ذرہ نوازی فرماتے ہوئے ایک کثیر جماعت کے ساتھ نماز جنازہ احاطہ عقب مسجد مبارک میں پڑھائی۔ میت کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صاحبزادگان خاندان و دوسرے بزرگوں نے کندھا دے کر عزت افزائی فرمائی۔ اور حضور کی منظوری و اجازت سے قطعہ خاص صحابہ رضی میں ۱½ بجے دعا کے ساتھ ابدی نیند سلا دیا گیا۔

حضرت اقدس کے اہل بیت نے جنازہ پڑھانے سے قبل تشریف لاکر میت کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

مرحومہ اپنے میاں رض کی طرح خاموش طبیعت بہت دعائیں کرنے والی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار اور ہر تحریک میں حصہ لینے والی اور انفاق فی سبیل اللہ کا خاص جذبہ رکھنے والی تھیں۔ وصیت کا نمبر ۵۲۱ تھا۔

مرحومہ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود، حضرت اُم المومنین اور حضرت امیر المومنین سے والہانہ محبت تھی۔ چونکہ میرے چچا صاحب حضرت منشی عبدالعزیز صاحب رض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت ابتدائی زمانہ کے عقیدت کیشوں میں سے تھے۔ اس لئے حضرت اُم المومنین رض کے ساتھ مرحومہ کے گہرے تعلقات تھے اور وہ آں ممدوحہ رض کی شفقت سے ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہتی تھیں۔

مرحومہ نے اپنی یاد میں ایک لڑکا (جس کے لئے وہ ہمیشہ دعائیں کرتی اور کراتی تھیں) اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو جنازہ پر موجود تھیں۔ ایسے ان کی اولاد در اولاد ۵۰ سے متجاوز ہے اس لحاظ سے وہ خوش قسمت تھیں کہ انہیں ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے کی توفیق ملی۔ اور ان کے دو داماد بھی ابتدائی زمانہ کے واقف زندگی ہیں یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق مبلغ امریکہ حال ناظر تعلیم و تربیت اور مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی خدمت دین کی توفیق بخشی ہے۔ کہ بعض لحاظ سے وہ منفرد اور امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرما دے۔ اور مزید خدمت دین کی توفیق و استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اسی رات حضرت اُم ناصر احمد صاحب نے ایک رؤیا دیکھا کہ "حضرت مسیح موعود اور حضرت اُم المومنین رض تشریف لائے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی حاضر خدمت ہیں۔ اور تینوں نہایت خوش و خرم ہیں۔ اور عالم شباب میں ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کسی کو لینے آئے ہیں" پھر دل میں ڈالا گیا۔ کہ کسی صحابی کے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے۔ علی الصبح جب اس صحابیہ کا جنازہ پہنچا۔ تو رؤیا پوری ہو گئی۔ جو مرحومہ کے لئے مبارک۔ خوش بختی اور ان کے نیک انجام پر دال ہے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے مدارج بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(خاکسار احمد جان سید پوری 4/5-R راولپنڈی)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

نام جماعت	تواریخ قیام
سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ	۱۷-۱۸ جون
گھٹیالیاں " "	۱۹ تا ۲۱ "
(۱) ڈسکہ (۲) موسیٰ والہ (۳) راجہ گھمان ضلع سیالکوٹ	۲۲ تا ۲۵ "
ڈلیوکے " "	۲۶-۲۷ "
لوہان " "	۲۸-۲۹ "
(۱) شلوپوال (۲) ہنگے (۳) کھاریاں ضلع گجرات	۳۰ جون تا ۵ جولائی
(۱) جہلم (۲) محمود آباد ضلع جہلم	۶-۸ " "
گوجرخان ضلع راولپنڈی	۹-۱۰ " "
راولپنڈی " "	۱۱ تا ۱۴ "
کیمل پور ضلع کیمل پور	۱۵، ۱۶ " "
پشاور۔ ضلع پشاور	۱۷ تا ۲۰ "
نوشہرہ چھاؤنی "	۲۱، ۲۲ "
(۱) مردان (۲) ٹوپی۔ ضلع مردان	۲۳ تا ۲۵ "

نوٹ:۔ اس دورہ میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاہد ساتھ ہوں گے۔ سیالکوٹ اور گھٹیالیاں کے مقامات میں مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر اور ماسٹر خیر دین صاحب بھی اس وفد کے ہمراہ ہوں گے۔ اور ڈسکہ اور ملحقات کے ۔۔۔۔۔۔ لئے مکرم امیر ضلع سیالکوٹ یا مکرم سید احمد علی شاہ صاحب وفد کی امداد فرمائیں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اگر پہلی تاریخ کوئی سودا نہ ہو۔ تو کیا کیا جائے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور

ایک دوست کا استفسار اور حضور کا جواب

ایک تاجر دوست نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اگر یکم تاریخ کو ایک سودا کیا جائے۔ اور وہ اسی دن فروخت نہ ہو۔ یا اس کا نفع نقصان اسی دن نہ نکل سکے۔ تو پھر کیا حکم ہے۔ مثلاً ہم نے یکم تاریخ کو یکصد من کپاس خرید کی۔ اور وہ اسی فروخت نہ ہو سکی۔ تو ہم اس کو کس طرح حساب لگاویں۔ کیا وہ کپاس جس تاریخ کو فروخت ہو۔ تو اس دن کا نفع لیویں؟ اس کے بارے میں حکم فرمائیں۔

حضور نے جو استفسار کا جواب عنایت فرمایا ہے وہ دوسرے تاجر احباب کی اطلاع کے لئے اور تعمیل کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

"اگر یکم کو سودا نہ ہو۔ تو پھر کوئی چندہ نہیں۔ جو سودا ہو۔ جب فروخت ہو۔ اس کا نفع اس دن لگا کر پہلی تاریخ کا پہلا سودا شمار ہوگا" (وکیل المال)

زمیندار جماعتیں توجہ کریں

نہایت افسوس کے ساتھ یہ امر زمیندار جماعتوں کے نوٹس میں لایا جاتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے چندہ جات کی آمد تقریباً بند ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں پر اثر پڑ رہا ہے۔ جہاں تک غور کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر احباب نے گندم کے فروخت ہونے پر اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ اس غفلت سے سلسلہ کے کاموں پر جو اثر پڑ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ اور اگر یہی کیفیت کچھ عرصہ اور رہی تو ممکن ہے۔ کہ سلسلہ کے بعض کاموں میں نقصان اٹھانا پڑے۔ لیکن اگر خدائی جماعت کے مخلص احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور سلسلہ کو ایسی حالت پیش نہ آنے دیں۔ اور اگر ایسی حالت پیش آجائے۔ تو ہر طرح سے مالی قربانی کر کے اس کا ازالہ کریں۔ پس زمیندار احباب جماعت اور ان کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ موجودہ فصل ربیع کا چندہ اپنی جماعت کے ہر ایک فرد سے وصول کر کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں مع تفصیل ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

پی سی ایس (جوڈیشل برانچ) کا امتحان

یہ امتحان مقابلہ ۲۸ ستمبر ۵۳ء کو ہوگا۔ امیدوار کے لئے قانون کا گریجوایٹ (ایل ایل بی) ہونا شرط ہے۔ درخواست اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے نام یکم جولائی ۵۳ء تک ارسال کرنی ضروری ہے۔ فیس داخلہ تیس روپے ہے۔ امتحان کی جگہ و تاریخ کا بعد میں اعلان ہوگا۔

(بحوالہ سول ملٹری گزٹ مورخہ ۴ جون ۱۹۵۳ء)

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل احباب کا نظارت ہذا کو پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر خود وہ یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

(۱) میاں عبدالکریم صاحب ولد میاں عبدالجلیل صاحب تھا گلپوری سابق درویش قادیان (۲) میاں عبدالرحیم صاحب بی۔ ایس۔ سی ولد میاں عبدالغنی صاحب سکنہ اوجلہ (۳) مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات اللہ صاحب سکنہ ذیلگراں ضلع ہزارہ (۴) میاں عبدالحمید صاحب ولد مولوی عبدالقادر صاحب حیدر آبادی جو غلہ منڈی آفسری روڈ راولپنڈی میں اکونٹنٹ تھے (۵) راجہ عطاء اللہ خان صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر (۶) میاں اسلم وحید صاحب بی اے سٹوڈنٹ پہلے ۲۰ ایواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے (۷) مسٹر محمد صدیق احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ لاہور (نظارت بیت المال ربوہ)

چوہدری ظفر اللہ خان اچانک کراچی سے جنیوا روانہ ہو گئے

قائم مقام وزیر اعظم کی روانگی کسی بہت بڑے واقعہ کا پیش خیمہ ثابت ہو گی؟

کراچی ۱۱ رجون پاکستان کے قائم مقام وزیر اعظم اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج شام سوا پانچ بجے اچانک سیکنڈ نیوین ایرویز کے ایک طیارے میں کراچی سے جنیوا روانہ ہو گئے۔ سرکاری حلقوں نے ان کی اس اچانک اور غیر متوقع روانگی کی وجہ بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ دارالحکومت کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس موقعہ پر چوہدری صاحب کی اچانک روانگی۔ کسی بہت بڑے واقعہ کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان غالباً جنیوا میں یا لنڈن میں۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کرنے کی غرض سے گئے ہیں۔ ان کی روانگی کے متعلق پہلے سے نہ تو کوئی سرکاری اعلان کیا گیا۔ اور نہ ہی آج رات تک اس قسم کی کوئی سرکاری اطلاع حکومت کی طرف سے اخبارات کو دی گئی معلوم ہوا ہے کہ اب مسٹر محمد علی اور چوہدری ظفر اللہ خان کی ملک سے غیر حاضری کے دوران میں مسٹر مشتاق احمد گورمانی پاکستان کے قائم مقام وزیر اعظم ہوں گے۔ واضح رہے کہ اس وقت دارالحکومت میں مسٹر گورمانی اور ڈاکٹر اشتیاق حسین اور مسٹر شعیب قریشی کے علاوہ کوئی اور مرکزی وزیر موجود نہیں ہے

شعیب نے جین کے خط کا جواب بھیج دیا

کراچی ۱۱ رجون پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات مسٹر شعیب قریشی نے آج یہاں انکشاف کیا کہ انہوں نے کل شام بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین کو ان کے آخری خط کا جواب بھیج دیا اس میں متروکہ جائدادوں کے تنازعہ کو طے کرنے کے سلسلے میں پاکستانی نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس سلسلے میں بھارت کے رویے میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو مسٹر شعیب قریشی نے کہا کہ "ہم گفت و شنید کر رہے ہیں"۔

طوفان کے بعد لوٹ کرفیو اور ہنگامی حالت کا اعلان

واسسٹر (مساچوسٹس) ۱۱ رجون نیو انگلینڈ میں ۸۹ افراد کی جان لینے والی آندھی اور طوفان کے ساتھ ساتھ لوٹ مار کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ گورنر کے حکم سے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ اور ریاست کے وسطی علاقوں میں شام کے چھ بجے سے کرفیو لگا دیا گیا۔

نیروبی ۱۱ رجون سرکاری فوجوں نے کینیا میں آٹھ مہینے کے اندر جب سے ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ ماؤ ماؤ دہشت انگیزوں کو قتل کر دیا ہے جون کی تیسری تاریخ تک ۸۰ ۸ اشخاص مارے گئے تھے۔

نہرو سے ملاقات کے بعد امید بڑھ گئی

وزیر اعظم پاکستان کا بیان

لنڈن ۱۱ رجون مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے بتایا کہ پنڈت نہرو بھارتی وزیر اعظم کے ساتھ گفت و شنید کے بعد بڑی امید پیدا ہو گئی ہے کہ دونوں ممالک کے تنازعات حل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ایشیا میں امن کے استحکام کے لئے۔ پوری قوت کے ساتھ کوشش کی جائے گی وزیر اعظم مسٹر محمد علی ریڈیو پر تقریر نشر کر رہے تھے آپ نے کہا کہ پاکستان و بھارت کے تنازعات ایشیا میں جنگ چھیڑ سکتے ہیں۔ ان کو حل کرنا ضروری ہے۔ ایشیا کے مستقبل کے لئے یہ لازمی ہے کہ معاملات کا تصفیہ ہو جائے۔ آج دونوں ممالک اسلحہ بندی کر رہے ہیں۔ اس کی بجائے لوگوں کا معیار بلند کرنا چاہیئے۔

راولپنڈی اور پشاور کے درمیان الیکٹرک ٹرین

کراچی ۱۱ رجون صوبہ سرحد اور پنجاب میں پن بجلی کے مختلف منصوبوں کی تکمیل کے بعد پشاور اور راولپنڈی کے درمیان الیکٹرک ٹرینیں چلنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں محکمہ ریلوے کے ایک حلقہ نے انکشاف کیا ہے کہ آئندہ چند برس میں لاہور اور پشاور کے درمیان تین سو میل لمبے راستے پر بجلی سے چلنے والی گاڑیاں چلنے لگیں گی

بنیادی تعلیم کے لئے یونیسکو کا مرکز

مدراس ۱۱ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستان میں تعلیم کا تربیتی مرکز قائم کرنے کی یونیسکو کی تجویز منظور کر لی ہے یونیسکو کے تمام صرفہ سے میسور میں یہ مرکز قائم ہو کر اس سال اکتوبر میں کام شروع کر دے گا اس میں کچھ یورپی اور دو ہندوستانی ماہر ہوں گے اس منصوبہ کا مقصد یونیسکو کے ممبر ملکوں میں موزوں تعلیم و تجربہ اور پس منظر کے لوگوں کو اعلیٰ تربیت دینا ہے اور دنیا میں اس قسم کے ماہروں کی قلت دور کرنا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت ۲۰ فیلوز نو ڈیڑھ مہینے تک اعلیٰ تربیت دی جائے گی۔ تربیت کے بعد۔ یونیسکو انہیں اپنے منصوبوں میں استعمال کرے گی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان نیا تجارتی معاہدہ

گفت و شنید جولائی میں ہو گی

بمبئی ۱۱ رجون۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک نیا تجارتی معاہدہ طے کرنے کی غرض سے غالباً کراچی میں جولائی میں ایک کانفرنس منعقد ہو گی۔ موجودہ معاہدہ ۳۰ رجون کو ختم ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ معاہدہ کے دوران میں تجارتی توازن پاکستان کے حق میں رہا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو کے درمیان حالیہ دوستانہ گفت و شنید کی روشنی میں دونوں ملکوں کے درمیان وسیع پیمانے پر تجارتی تعلقات قائم ہونے کا امکان ہے۔ ان تجارتی مذاکرات میں بھارتی سوتی کپڑا اور پاکستانی کپاس کی درآمد و برآمد کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔ پھلوں اور پان کی تجارت کے سوال پر بھی تفصیلی غور کئے جانے کا امکان ہے۔

خان قیوم خاں لنڈن سے کراچی روانہ ہو گئے

لنڈن ۱۱ رجون۔ پاکستان کے وزیر خوراک و صنعت خان عبد القیوم خاں آج بذریعہ طیارہ لنڈن سے کراچی روانہ ہو گئے۔ وہ راستے میں دو دن استانبول میں اور چھ دن انقرہ میں قیام کریں گے۔ خان عبد القیوم خاں کے ہمراہ صوبہ سرحد کے وزیر صحت مسٹر شمس الحق بھی آج ہی لنڈن سے روانہ ہوئے۔ خان عبد القیوم خاں ملکہ کی تاجپوشی کے جشن میں شرکت کرنے کی غرض سے لنڈن آئے تھے۔ مگر انہیں یہاں انفلوانزا ہو گیا تھا۔ جس کے باعث وہ جشن میں شرکت نہ کر سکے۔

سورج کی تصویر لی جائے گی

لنڈن ۱۱ رجون سورج زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے۔ لیکن برطانوی سائنس دانوں کو امید ہے۔ کہ اس فاصلہ میں سے صرف پندرہ میل کم کر کے سورج کی بہترین تصاویر لی جا سکتی ہیں کیونکہ وہاں دھول یا فضائی دھند نہیں ہوتا۔ ایک غبارہ میں نازک آلات کے ساتھ ایک کیمرہ بھیجا جائے گا۔ یہ کوشش ستمبر میں کی جائے گی۔ سائنسدان سورج کے ہالہ کی تصویر لینے پر زیادہ توجہ دیں گے یہ ہالہ سورج کی سطح کے باہر جلتی ہوئی گیس کا ہے اور صرف گرہن کے وقت ہی نظر آتا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے ریاضی دان فریڈ ہائل کی زیر سرکردگی کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہالہ دراصل کیلشیم کی دھول کا بنا ہوا ہے کائنات میں گردش کرتا ہوا۔ سورج کی کشش سے کھنچ جاتا ہے۔ لیکن ماہرین نجوم کی اکثریت اس نظریہ کی قائل نہیں ہے

تن سنگھ کو جارج کراس مل جائے گا

کٹھمنڈو ۱۱ رجون حکومت نیپال نے بڑی مسرت کے ساتھ منظوری دے دی ہے کہ ہمالیا کو سر کرنے والی مہم کے شیرپا تن سنگھ کو برطانوی جارج کراس دیا جائے مسٹر ہلاری کو ملکہ ایلزبتھ پہلے ہی نائٹ کا خطاب دے چکی ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ رجون توقع ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے بہو انجینئر ایک سال سے دریائے سندھ میں گرنے والے پانچ دریاؤں کی مشترکہ ترقی کے امکانات پر غور کر رہے ہیں

سٹیٹ بنک کے نئے گورنر عبد القادر

زاہد حسین منصوبہ بندی کے بورڈ کے صدر ہوں گے

کراچی ۱۱ رجون۔ توقع ہے۔ کہ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین کو منصوبہ بندی کے اعلیٰ بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا جا رہا ہے۔ ان کی جگہ وزارت خزانہ کے سکرٹری مسٹر عبد القادر کو اسٹیٹ بنک کا گورنر مقرر کیا جائیگا۔ ان کے تقرر کا اعلان وزیر اعظم کے کراچی واپس آنے کے بعد آئندہ ماہ کیا جائیگا۔

ایک اور جگہ تیل کی تلاش شروع کر دی گئی

۱۱ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان پٹرولیم لمیٹیڈ نے ڈیرہ بگٹی بلوچستان میں سوئی کے مقام پر تیل کی تلاش کر رہی ہے سوئی سے ۱۸ میل کے فاصلے پر جن کے مقام پر تیل کی تلاش شروع کر دی ہے جیولاجیکل کے واقف کار ماہرین کا خیال ہے۔ کہ سوئی سے تیل نکلنے کے زیادہ امکانات ہیں۔

کراچی میں یوم پرتگال منایا گیا

کراچی ۱۱ رجون۔ پاکستان میں پرتگال کے وزیر ڈاکٹر انٹونیو الویزا اور مادام الویز نے ایک پارٹی میں یوم پرتگال منایا جس میں پاکستان کے وزیر خارجہ اور دیگر وزراء قائم مقام گورنر سندھ کراچی میں مقیم پرتگال معززین۔ اور اعلیٰ سرکاری عہدہ دار شامل تھے۔

نیویارک ۱۱ رجون حال میں امریکہ میں جس آخری آدمی کو جاسوسی کا لائسنس دیا گیا ہے وہ نابینا ہے۔ یہ شخص رابرٹ باٹن ہے اور یہ کیلیفورنیا کا باشندہ ہے یہ پہلا امریکی جاسوس ہے۔ جو آنکھوں سے بالکل معذور ہے اس کا کہنا ہے کہ اس کی دوسری حسیات اتنی تیز ہیں۔ کہ ان سے بینائی کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔

پاکستانی روپیہ کی قیمت کم کر دیئے جانے کی افواہ سے کراچی میں کھلبلی

کراچی ۱۲ رجون: کراچی کے تجارتی مالی اور بنکاری سے متعلق حلقوں میں آج یہ افواہ اچانک تیزی کے ساتھ پھیل گئی۔ کہ آئندہ چند دنوں میں حکومت پاکستان ملک کے سکہ کی قیمت کم کرنے کا اعلان کرنے والی ہے۔ آج جیسے ہی یہ افواہ پھیلی کراچی کے تاجروں میں کھلبلی مچ گئی۔ لاتعداد تاجروں نے فوراً لیٹر آف کریڈٹ کھول لئے تاکہ ان کی ایسی رقوم پر حکومت کے مبینہ فیصلہ کا کوئی اثر نہ ہو سکے۔ کراچی میں اس افواہ کی وجہ سے کروڑوں روپے کا فاضل لین دین ہوا۔ واضح رہے کہ بھارت اور پاکستان کے بعض اخباروں نے پچھلے دنوں یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ حکومت پاکستانی سکہ کی قیمت میں تخفیف کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ برطانیہ کے مشہور اخبار فنانشل ٹائمز نے بھی پچھلے دنوں اسی قسم کی خبر شائع کی تھی۔ مگر وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ۲۳ اپریل کو اپنی پہلی پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اس قسم کی خبریں "محض خیالی ہیں"۔ لیکن انہوں نے اسی پریس کانفرنس میں تسلیم کیا تھا۔ کہ پاکستان کی مالی حالت "بہت خراب" ہو چکی ہے۔ کراچی کے مالی اور تجارتی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ حکومت پاکستان کپاس اور پٹ سن کی برآمد میں اضافہ کرنے اور اس طرح غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرنے کی غرض سے اس قسم کے فیصلے پر غور کر رہی ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر روپے کی قیمت میں کمی کر دی گئی تو درآمد خود بخود محدود ہو جائے گی۔

مالی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جب سے پاکستان نے روپے کی قیمت برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے پاکستان کی مالی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی ہے۔ پاکستان کے اسٹرلنگ بقایے تیزی کے ساتھ کم ہوتے چلے گئے ہیں۔ اور برآمد میں روز بروز تخفیف ہو رہی ہے۔ جس کے باعث غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔

اگرچہ بھارت بھی پاکستانی کرنسی کی شرح تسلیم کر چکا ہے۔ مگر اس کے باوجود دونوں ملکوں کے بقایوں کی ادائیگی کا کام رکا پڑا ہے۔ آج کراچی میں اس افواہ کے پھیلنے کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ تمام سرکاری دفاتر کے ساتھ پاکستان بھر کے بنک بھی آئندہ تین روز کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ تاجروں کا خیال ہے۔ کہ حکومت پاکستان کا یہ اعلان کہ ہفتہ کے روز تمام بنک اور سرکاری دفتر بند رہیں گے۔ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے۔ کہ آئندہ چند روز میں انتہائی سنسنی خیز واقعہ پیش آنے والا ہے۔ ان تاجروں نے اس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ کہ پہلے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے اعلان کیا تھا کہ اگر عید الفطر کا چاند جمعہ کو نظر آ گیا۔ تو بنک ہفتہ کو بند رہیں گے۔ ورنہ بنکوں میں تعطیل نہیں ہوگی۔ مگر کل حکومت پاکستان نے پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس میں ہفتہ کی عام تعطیل کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور عید کا چاند نظر آنے کی کوئی شرط عائد نہیں کی۔ اس سلسلے میں تجارتی حلقوں میں اس بات کو بھی بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے لندن سے روانگی مزید دو روز کے لئے ملتوی کر دی ہے۔ تجارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان اسی سلسلے میں برطانوی حکومت سے بھی غالباً مذاکرات کریں گے۔ اگر حکومت پاکستان نے اس قسم کے کسی فیصلے کا اعلان کر دیا۔ تو پاکستان میں درآمد شدہ اشیاء کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہونے کا امکان ہے۔

آج مالی حلقوں میں پاکستانی سکہ کی قیمت میں متوقع کمی کے ساتھ اس بات پر بھی قیاس آرائیوں کا سلسلہ جاری تھا کہ اگر قیمت کم کی گئی۔ تو یہ بھارتی سکہ کے برابر ہوگی یا نہیں۔

جموں میں سکھوں اور راجپوتوں کا تصادم

دو افراد ہلاک اور ۹ شدید زخمی

نئی دہلی ۱۱ رجون: موضع ڈگیانہ میں جو جموں سے چار میل دور ہے۔ ایک قطعہ زمین کے سلسلے میں سکھوں اور راجپوتوں میں تصادم ہو گیا۔ جس میں دو آدمی ہلاک اور ۹ سخت زخمی ہو گئے۔ پولیس موقعہ پر بعد میں پہنچی لاشوں اور زخمیوں کو جموں لے آئی۔ اس لڑائی میں آزادانہ تلواریں استعمال کی گئیں۔ جموں پولیس کے چیف سیف الدین نے بتایا ہے۔ کہ ابھی مزید فساد کا اندیشہ ہے۔

دعائے مغفرت

عزیزہ منیر احمد صاحب چغتائی (عمر ۱۶ سال) ابن محترم بشیر احمد صاحب چغتائی (سابق ٹاٹا نگر) مورخہ یکم مئی کو راولپنڈی سے جانب مری تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر راول نامی مقام پر کھلے پانی میں تیرتے ہوئے ڈوب کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش بہت کوشش کے بعد دوسرے دن مورخہ ۲ مئی کو ملی۔ اسی روز عزیز کو راولپنڈی میں سپرد خاک کیا گیا۔

عزیزم نے امسال میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ اور نتیجہ کے انتظار میں تھے۔ کم سنی میں ہی باقاعدہ نماز پڑھتے تھے۔ اور دین کے کاموں میں انتہائی شوق رکھتے تھے۔ علم طور پر رضا کارانہ ڈیوٹیاں دینے میں مسرت محسوس کرتے۔ خوش خلق اور ہر دلعزیز تھے۔ مقامی جماعت نے عزیز کی اچانک موت کے صدمہ کو بہت محسوس کیا۔ عزیز کے والدین نے انتہائی صبر سے کام لیا۔ دعا ہے۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ وہاں والدین کو بھی نعم البدل عطا فرمائے۔ ان کے صبر کے اس اعلیٰ نمونہ کا بہترین اجر دے۔ آمین۔ احباب جماعت سے بھی خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الغنی رشدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

(۲) افسوس چوہدری علی محمد صاحب ساکن کوٹلہ گوجراں متصل کاہنووان ضلع گورداسپور حال چک ۳۴۴ دیناپور ملتان مورخہ ۲۲/۵/۵۳ کو چند دن بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ مرحوم نے ۱۹۳۴ء میں بیعت کی تھی۔ حتی المقدور سلسلہ کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کا ذکر درد بھرے دل کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بے حد جوش تھا۔ احباب اُن کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔

(خاکسار محمد سعید اللہ منہاس کلرک ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کی مندرجہ ذیل جائدادیں قابل فروخت ہیں

پلاٹ ع۳۵ گارڈن ویسٹ کراچی برقبہ ۶۲۵ مربع گز جس میں شارع عام کی جانب ایک چھوٹا سا پختہ عارضی مکان بھی بنا ہوا ہے۔ اس مکان میں دو رہائشی کمرے۔ کمروں کے دونوں جانب برآمدے ایک سٹور اور ایک باورچی خانہ بھی موجود ہے یہ رقبہ بہت باموقعہ ہے۔

(۲) اراضی موضع سمندری نہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ رقبہ قریباً ۸ ایکڑ چار کنال ہے۔ یہ رقبہ مشترکہ کھاتہ میں واقعہ ہے۔ بنجر قدیم ہے۔ لیکن اس رقبہ کو نہری پانی سے آباد کیا جا سکتا ہے۔ ۔۔ اراضی ۳ مرلہ واقعہ محمد نگر لاہور جو مسجد احمدیہ محمد نگر کے ساتھ ملحق ہے۔ اور بہت باموقعہ ہے

جو صاحب مندرجہ بالا جائدادوں کو خریدنا چاہیں یا فروخت کرانے میں صدر انجمن احمدیہ کی کسی قسم کی امداد کر سکتے ہوں۔ تو وہ تفصیلات کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت فرما دیں۔

(خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۔ ضلع جھنگ)

زکوٰۃ پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی امیت (بقیہ صفحہ ۴)

فکتب مکان رسول اللہ محمد
(طبری جلد ۳ ص ۱۵۴۹)

تاریخ الکامل میں لکھا ہے۔ فاخذہٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیس یحسن ان یکتب موضع رسول اللہ محمد بن عبد اللہ۔ (جلد ۲ ص ۸۴)

ان عبارات کا مفہوم یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے گو "رسول اللہ" کا لفظ کاٹ کر اس کی جگہ صرف محمد یا محمد بن عبداللہ لکھ دیا۔ مگر آپ بخوبی لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بلکہ معمولی طرز پر جس طرح آپ لکھ سکتے تھے۔ لکھ دیا۔ یہ الفاظ بھی اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ آپ کو اپنا نام لکھنے کی بھی پوری مشق نہیں تھی۔ کجا یہ کہ کچھ اور لکھ سکتے۔

پس جب آپ اپنا نام بھی پوری طرح نہیں لکھ سکتے تھے۔ تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے دنیا جہان کی کتابیں پڑھ ڈالیں۔ اور ان سب کی نصائح کا عطر نکال کر قرآن مجید کے اوراق پر بکھیر دیا۔

پھر اگر آپ لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قلم لے کر آپ خود تمام معاہدہ لکھنا شروع کر دیتے مگر تاریخ یہی بتاتی ہے۔ کہ تمام معاہدہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہی لکھا۔ آپ نے صرف کفار کے اصرار اور حضرت علیؓ کے انکار پر اپنا نام معمولی طور پر لکھا۔ پس اس واقعہ سے حروف شناسی کا اثبات تو ہو سکتا ہے۔ مگر آپ کی امیت کو باطل نہیں قرار دیا جا سکتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معلم خود خدائے ذو الجلال تھا

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں۔ کہ ہمارا آقا۔ ہمارا مطاع۔ ہمارا محبوب اور ہمارا جان و دل سے پیارا رسول امی تھا۔ خود خدا نے اسے اپنے پاک کلام میں امی قرار دیا ہے۔ پس ہمارا سر یہ لفظ کہہ کر شرم سے نیچے نہیں جھکتا۔ بلکہ فخر سے اور زیادہ اونچا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا نے امی ہو کر وہ دبدبہ اور رعب حاصل کیا۔ کہ قیصر و کسریٰ اس کے غلاموں کے آگے سر جھکا کر حاضر ہو گئے۔ نجاشی شاہ حبش اس کی وحی کی چند آیات سنتے ہی اس قدر متاثر ہوا۔ کہ رونے لگ گیا۔ اور اس نے بے اختیار ہو کر کہا۔ کہ بلاشبہ مسیح اور اس مدعی نبوت کا کلام ایک ہی چشمہ سے نکلا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کتابوں کا پڑھ لینا بھی ایک علم ہے۔ بے شک یہ بھی ایک علم ہے۔ مگر اس علم سے کروڑ ہا درجے بڑھ کر وہ علم ہے۔ جو خدائے عالم الغیب اپنے محبوب ترین بندوں کو خود سکھاتا۔ اور خود ان کا معلم و استاد بنتا ہے۔ پس آپ امی تھے ان معنوں میں کہ آپ نے دنیا کے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا۔ مگر آپ عالم کے عالم تھے۔ تعلم کے ماتحت ایک علیم و خبیر ہستی کے مظہر کامل بھی تھے۔ اور آپ ہی کی وجہ سے دنیا میں علوم کے دریا بہ نکلے۔ یہاں تک کہ آج دنیا میں کوئی خوبی ثابت نہیں کی جا سکتی۔ جو اسلام میں نہ ہو۔ اور کوئی ایسا حسن دکھایا نہیں جا سکتا۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ جس طرح آج سے کئی ہزار سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ کہ:۔

"انسان فقط روٹی ہی کھانے سے جیتا نہیں رہتا۔ بلکہ ہر ایک بات سے جو خداوند کے منہ سے نکلتی ہے۔ جیتا رہتا ہے" (استثناء $\frac{8}{3}$)

اسی طرح یہ بھی بالکل سچ ہے کہ علم صرف دنیوی علوم کے حاصل کر لینے کا نام نہیں۔ بلکہ اصل علم وہ ہے۔ جو براہِ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اور اصل عالم وہی ہے۔ جس کا معلم خود خدائے ذو الجلال ہو۔ اور یہ علم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات اقدس میں علیٰ وجہ الکمال موجود تھا۔ کوئی نہیں۔ جو اسلام اور قرآن سے بڑھ کر دنیا کے سامنے علم کی کوئی بات پیش کر سکے۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس چیلنج کو توڑ سکے۔ اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو آگے آئے۔ دنیا خود بخود اندازہ لگا لے گی۔ کہ کون سچ پر ہے۔ اور کون جھوٹ پر۔

بقیہ ص ۱
گورنر جنرل کا پیغام

ہم ویسے ہی یقین محکم کا سہارا لیں تو قوم اپنی موجودہ مشکلات پر قابو پا لیں گے ایسی آزمائش سے ہر قوم کو کسی نہ کسی وقت ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایک دلیر اور اولو العزم قوم اپنے یقین محکم اور عمل پیہم سے ایسی مشکلات پر قابو پا لیتی ہے مایوسی سے مغلوب ہونا قطعاً غیر اسلامی فعل ہے۔

تحمل اور بردباری

اسلامی تعلیم کے مختلف اصولوں میں سے ایک ضروری اصول جس کا مظاہرہ ہم جوش و خروش سے عیدین کے موقعہ پر کرتے ہیں مگر اس کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں بہت جلد فراموش کر دیتے ہیں۔ وہ اسلامی اخوت اور مذہبی بردباری ہے۔ اسلام صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ اور وہ دین کے معاملہ میں ہرگز جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن شریف میں کئی مقامات پر اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں بردباری کی مثال تاریخ عالم میں یکتا ہے۔ یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ ایسے مذہب کے پیرو جس کی تعلیم میں تحمل مزاجی پر اس قدر زور دیا گیا ہے اور جن کے نبی کی زندگی بردباری اور تحمل مزاجی کی ایک زندہ مثال ہے۔ آج تعصب اور فرقہ پرستی کی رو میں بہ جائیں۔ ہمارے مذہب کا سب سے بڑا مقصد مسلمانانِ عالم کے باہمی اختلافات کو مٹا کر ایک ملتِ واحدہ کی شکل دینا تھا۔ کیا یہ افسوسناک امر نہیں ہے کہ ایسے مذہب کی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر اور انہیں مذہب کا جامہ پہنا کر افتراق کا ذریعہ بنایا جائے۔

آؤ ہم عید الفطر کی تقریب سعید پر اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ہم اپنے دلوں سے کدورت اور تعصب کا زہر نکال کر اسلامی رواداری کی خوبیوں سے بھر لیں گے۔ ایسا کرنا پاکستان اور اسلام کی خدمت کرنا ہے۔ صرف اسی صورت ہی میں عید کا تہوار باعثِ خوشی ہو سکتا ہے۔ آخر میں میں آپ سب کو عید مبارک پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری نمازوں کو قبول فرمائے۔ اور ہماری قوم کو دینی تعلیم اور سائنس اور آرٹ کی تعلیم سے نوازے اور ان کو علم حاصل کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ تاکہ آئندہ نسلوں میں ہم اور ہماری آئندہ نسلیں ترقی خوشحالی منضبط مستقل مزاجی اور بردباری کی شاہراہ پر گامزن ہو کر آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائیں

وزیر اعظم کا پیغام (بقیہ صفحہ اوّل)

آپ نے فرمایا ہمیں ہر وقت یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ہم ایک ملک اور ایک قوم ہیں۔ صرف یہی ایک چیز ہے جس سے ہم بہتر اور باوقار اور خوشحال زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور جس سے ہمارے ملک کا مستقبل نہایت شاندار اور روشن ہو سکتا ہے

آپ نے فرمایا۔ کہ خوشی کے اس موقعہ پر اپنے تمام دور کے مسلمان بھائیوں کی یاد بھی ہمارے دلوں میں آتی ہے۔ میں ان کی خدمت میں پاکستان کے عوام کی طرف سے دلی مسرت کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ آج مسلمان زندگی کی ایک نئی روح اور اتحاد اور اسلامی قوت کا ایک نیا جذبہ محسوس کر رہے ہیں۔ اور وہ تمام ایسی کوششوں کا تہیہ کر چکا ہے۔ جس سے امن عالم اور دنیاوی ترقی کو تقویت پہنچے۔ پیغام کے آخر میں آپ نے کہا

میری دعا ہے۔ کہ عید کا یہ دن نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ بنی نوع انسان کے واسطے امن اور خوشحالی کے ایک نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

پٹ سن کے ایسی زمینوں پر دھان اور چاول بونے کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ دھان کی قیمت پٹ سن کی قیمت سے زیادہ ہے۔

حسب مودودی صاحب کی رہائی کا سوال
وزیر داخلہ پاکستان کا بیان

کراچی ۱۱ جون:۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے کہا ہے پنجاب کے گذشتہ ایجی ٹیشن کے سلسلے میں اب حالات پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یہ بھی فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ مودودی صاحب کی رہائی کے سوال پر اس وقت تک غور نہیں کیا جائیگا۔ جب تک کہ مودودی صاحب خود معافی اور رحم کی اپیل حکومت کے پاس پیش نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قانون میں اس قسم کی گنجائش ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جب ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ کہ اگر مودودی صاحب اپنے وقار کی خاطر درخواست پیش کرنے پر رضامند نہ ہوں ✻

✻ تو وزیر داخلہ مسٹر گورمانی نے کہا۔ کہ ملک کا قانون بھی باوقار آدمیوں کے لئے ہوتا ہے۔ جب ان سے کہا گیا۔ کہ حکومت کے پاس اس سلسلہ میں لاتعداد اپیلیں پہنچ چکی ہیں۔ تو مسٹر گورمانی نے کہا کہ میں ان کو شمار نہیں کرتا جب ان کو بتایا گیا کہ جماعت اسلامی کے مطابق اس قسم کی اپیلوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ جماعت اسلامی کے حامی اس معاملہ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود ہی ایسی درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں (جنگ)